OPEN ACCESS
Iḥyāʾ alʿulūm
ISSN (Online): 2663-6363
ISSN (Print): 2663-6255
www.joqs-uok.com

Iḥyāʾ alʿulūm, Vol.:22, Issue:1,Jan-June 2022 PP: 104-114

تعمیرِ مکانات کے اصول اور حقوقِ ہمسایہ: تعلیمات نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی میں

Principles of House Construction and Rights of Neighbours: Teaching of the Holy Prophet Muhammad (PBUH)

Dr Syed Aftab Alam
Assistant Professor, Fatima Jinnah Women University, Rawalpindi-Pakistan
Postdoctoral Fellow, IRI, IIU, Islamabad.
https://orcid.org/0000-0002-6517-0778

Abstract

Man as a social creature needs clear rules and regulations in every field of life to improve mutual affairs for their sound and peaceful survival and prosperity. Housing and town planning is not only the basic field of human life but also essential parts of promoting human civilizations so, in the contemporary world, there are rules and regulations for house maps, space allocation, open & covered areas, roads, drainage, parks and community centres etc. to create an atmosphere of peace, prosperity and harmony among residents. In this paper, by doing an analytical study of the Historic-Record literature review related to the hadiths of the Prophet (Peace and Blessings Be Upon Him) related to neighbours' rights and constructions of houses, an attempt has been made to clarify the principles that the residents have mutual unity, prosperity and peacefulness to create an atmosphere of love, harmony for the promotion of Muslim civilization.

Keywords: *Construction; House; Islamic Architecture; Neighbor's; Prophetic Principles of Construction.*

خاکہ:

انسان کو بحیثیت سماجی مخلوق اپنی بقا و خوشحالی اور باہمی معاملات کو بہتر کرنے کیلئے ہر معاملے میں واضح اصول وضوابط کی ضرورت ہوتی ہے، گھر جہاں ایک بنیادی ضرورت ہے وہاں اس کی ظاہری خوبصورتی بھی انسانی مزاج کے حسی جمالیات کا ایک حصہ ہے اسی لیے جدید دنیا میں

گھر اور محلے کی تعمیر اور نقشہ جات بنانے کیلئے اصول وضوابط موجود ہیں جو رہائشیوں کیلئے سکون، خوشحالی اور باہمی اتحاد کی فضا پیدا کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ اسی طرح محلے، دیہات، قصبے اور شہر انسانی تہذیب وتمدن کی تخلیق وترویج کیلئے لازمی جز ہیں اس لیے انسانوں کے رہائشی علاقوں اور مکانوں کے نقشہ جات و تعمیر کو ان اصولوں سے منضبط کیا جانا بھی ضروری ہے۔ اس مقالہ میں احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حاصل شدہ مواد کا تحقیقی وتجزیاتی مطالعہ کرتے ہوئے ان اصولوں کو واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے جو مکانات کی تعمیر خصوصا ہمسائیگی کے حوالے سے اسلام ہمیں دیتا ہے اور یہ اصول ایسا ماحول پیدا کرتے ہیں جس سے مکین باہمی اتحاد، خوشحالی اور سکون کی فضا کو پیدا و قائم کرسکتے ہیں اور مسلم تہذیب وتمدن کو بہتر سے بہتر بنا سکتے ہیں۔

اشارتی الفاظ:

تعمیر؛ نقشہ مکان؛ اسلامی طرز تعمیر؛ پڑوسی کا گھر؛ تعمیر کے نبوی اصول

تعارف:

مکہ سے ہجرت کے بعد جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ میں مسلم معاشرے کا آغاز کیا تو ہمسائیگی کا تصور اور ہمسائیوں سے اچھے تعلقات ان کی توجہ کا بنیادی مرکز تھے ، ۔ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات میں مسلمانوں نے اپنے مکانات کی تعمیر اور محلوں کی منصوبہ بندی کے ان اصولوں کو اپنایا جن کے فوائد نہ صرف مدنی معاشرے کے ابتدائی ایام میں ہی بلکہ اس کے بعد بھی موجود رہے۔ جیسا کہ ایک اصول یہ ہے کہ ہر شخص اپنے گھر کے اندر اپنی مکمل رازداری اور آزادی سے لطف اندوز ہو سکتا ہے، لیکن اسے یاد رکھنا ہوتا تھا کہ وہ محلے کے درمیان رہتا ہے اس لیے وہ اپنے حقوق سے اس طرح لطف اندوز نہ ہو کہ وہ دوسروں کے حقوق کو بھلا کر ان کی خلاف ورزی کردے، خاص طور پر پڑوسیوں کے حقوق سے۔

اسی طرح ایسا رویہ جس میں گھر کی تعمیر اور محلے کے نقشہ جات بنانے میں ہمسائیوں کے حقوق کو پس پشت ڈالا جائے اوران کے حقوق کی خلاف ورزی کی جائے تو ایک طرف وہ اس رہائشی کی خودغرضی اور دوسری طرف ہمسائیوں کے جذبات کی بے توقیری کو واضح کرتا ہے ۔ جب کہ مسلم معاشرے میں صحت مند اور مضبوط ہمسائیگی کے تعلقات قائم کرنے کیلئے یکساں، صحت مند، خوشحال اور باہمی اعتماد وانحصار کے رویے قائم کرنے کی ضرورت ہوتی ہے جو مضبوط انسانی تعلقات کی تخلیق وترویج کا باعث بنتے ہیں۔ ایسی صورت حال میں وہ معاشرہ اپنی بنیادی اکائیوں اور عناصر کو مضبوط کرتا ہے۔ معاشرے کی بنیادی اکائی افراد ہیں جو خاندان بناتے ہیں، خاندانوں سے محلوں کی تشکیل ہوتی ہے اور محلے شہر تشکیل دیتے ہیں۔ معلوم یہ ہوا کہ افراد کے اخلاقی، معاشی ومعاشرتی پہلوں سے متعلقہ اصول وضوابط کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ اس لیے اگر کسی معاملے میں ایسے اصول وضوابط میسر ہیں جو ہمسائیگی کے تعلق کو اخلاقی، معاشرتی ومعاشی بنیادوں پر مضبوط کرتے ہیں تو ایسے اصول ہی مکانات کی تعمیر، دیہاتوں کے نقشہ جات اور شہروں کی تہذیب وتمدن کو پر سکون، خوشحال اور باہمی انحصار واعتماد پر پروان چڑھا سکتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان بنیادی اخلاقی ومعاشرتی اصولوں کی تعلیم دی ہے جن سے ہم لوگوں کے گھروں کی تعمیر، محلہ جات کی منصوبہ بندی اور علاقوں کا چناؤ کرنے کیلئے اصول وضوابط اخذ کر سکتے ہیں اور ایسے اصول جو ایک مضبوط، برادرانہ، پر سکون اور خوش کن ہمسائیگی کے تعلقات کو قائم و بہتر کر سکیں وہی معاشرے کو مضبوط وترقی یافتہ بنائیں گے۔ اس لیے ان اصولوں کا بغور مطالعہ، تحقیق اور تجزیہ کرنا ضروری ہے۔

تعلیمات نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق مسلم محلے بنیادی اسلامی سماجی اقدار مثلاً اخوت، محبت، باہمی انحصار و اعتماد، رواداری، انصاف، فراخدلی، شائستگی، دیانت اور امانت کے نفاذ میں معاون و مددگار ہیں اس لیے محلوں کی تعمیر و تشکیل میں ایسے اصولوں پر عمل درآمد کرنا بہتر ہو گا کہ جب کوئی شخص ان اصولوں پر قائم کسی مسلم محلے سے گزرے تو ان اقدار کا واضع طور پر مشاہدہ کر سکے گا اور ان اقدار کو ماحول میں محسوس کر سکے گا۔ وہ ان اصولوں اور طریقوں کو سمجھ سکے جن پر مکانات اور محلے کے نقشہ جات کو تعمیر کیا گیا ہو وہ ان اقدار اور طریقوں کو پہچان سکے جس کی وجہ سے ان محلوں کے افراد ایک دوسرے کے ساتھ آسانی سے مثبت تعامل کرتے ہوں۔

ہمسائیگی اور قرآن و تعلیمات نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ 'قریبی پڑوسیوں اور اجنبی پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو''۔ [۵]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑوسیوں اور ہمسایوں کے تعلقات کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے مختلف اوقات میں مختلف پہلوؤں کے متعلق فرمایا ہے اور ان تمام فرمودات کا تعمیر مکانات اور محلہ جات کی تعمیراتی تنظیم کے ضمن میں کیا عمل دخل ہے اس کا درج ذیل میں تحقیقی تجزیہ کرکے اصول اخذ کیے ہیں۔

1. "جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے ۔" [۶]
2. ''جس کا پڑوسی اس کی برائی سے محفوظ نہ ہو وہ جنت میں داخل نہیں ہو گا''۔
3. "قیامت کے دن پہلے دشمن دو پڑوسی ہوں گے ۔" [۷]
4. "اللہ کے نزدیک بہترین پڑوسی وہ ہیں جو ایک دوسرے کے ساتھ حسن سلوک کریں ۔" [۸]
5. "اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو گا جب تک کہ وہ اپنے پڑوسی اور/یا بھائی کیلئے وہی چاہے جو وہ اپنے لیے چاہتا ہے "۔ [۹]
6. "اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرنا، دس عورتوں سے زنا کرنے سے بدتر ہے اور اپنے پڑوسی کے گھر سے چوری کرنا، دس گھروں سے چوری کرنے سے بدتر ہے۔" [۱۰]
7. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تنبیہ کی ہے کہ پڑوسی کی بیوی کے ساتھ ناجائز جنسی تعلقات کی درجہ بندی اس طرح کی گئی ہے کہ اللہ کے نزدیک کبیرہ گناہوں میں سے ایک گناہ ہے۔
8. "فرشتہ جبرائیل میرے پاس پڑوسی کے حقوق کے بارے میں اس قدر فرمان لاتے رہے تھے کہ میں نے سوچا کہ ایک دن ہمسایہ تمہاری وراثت میں ہی حقدار بنا دیا جائے گا ۔" [۱۱]
9. پڑوسیوں کے حقوق اور املاک کے احترام پر اسلامی تاکید مندرجہ ذیل الفاظ میں جامع طور پر موجود ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق تعمیراتی معاملات میں کسی کو بھی کسی چیز میں نہ تو نقصان پہنچایا جا سکتا ہے اور نہ ہی نقصان پہنچانے کی منصوبہ بندی کی جا سکتی ہے ۔ [۱۲]

کسی کو اپنے پڑوسیوں کی کوئی بھی چیز غصب نہیں کرنی ہے۔ اور نہ ہی کسی کو اپنے پڑوسیوں کے حقوق سے انکار کرنے کی اجازت ہے اور نہ ہی کسی کو اجازت ہے کہ وہ اپنے پڑوسیوں کی جائیداد کی قیمت کو اس کی کسی غیر مجاز تعمیراتی سرگرمی سے کم کرے۔ وہ اقدامات جو

پڑوسی کی املاک کی قدر میں کمی کا سبب بن سکتے ہیں وہ درج ذیل ہو سکتے ہیں:

1. ایک فرد کا اپنی فضائی حدود میں عمارت اتنی اونچی بنالینا کہ اس سے ہمسایہ کیلئے ہوا کے اخراج یا رسائی میں کمی ہو جائے۔
2. سورج کی روشنی تک رسائی یا کم فراہمی کا باعث ہونا
3. پانی کی فراہمی اور نکاسی کے نظام میں خلل ڈالنا
4. کسی کی جائیداد تک رسائی کے راستے کو محدود یا منقطع کرنا
5. ناقابل برداشت شور اور بدبو پیدا کرنا ۔[۳]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو لوگ اپنے مکانات ضرورت سے زیادہ وسیع تعمیر کر کے دوسروں کو تنگ کرتے ہیں اور راستے میں تجاوز کرتے ہیں، ان کے لیے جہاد کا اعتبار نہیں کیا جائے گا ۔" ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک فوجی مہم کے دوران فرمایا۔ "... جہاد کا سہرا انہیں دیا جائے گا"۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تھے کہ ان کے اصحاب تعمیراتی معاملات میں ان مسائل کی سنگینی سے آگاہ رہیں جیسے کہ گھر کی ناگوار آب و ہوا، لوگوں کی رازداری، نقل و حرکت کی آزادی، اور دیگر بنیادی انسانی حقوق کا خیال رکھنا۔

پڑوسیوں کے درمیان بہتر معاملات کو ترغیب دینے کے لیے راوی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مشورہ روایت کیا کہ "پڑوسی اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں لکڑی کا شہتیر ڈالنے سے نہ روکے۔" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ ایک عمدہ نصیحت اور اصول ہے جو محبت اور اتحاد و باہمی رواداری پیدا کرتا ہے ۔ قرآن کا ایک اہم حکم امر بلمعروف اور نہی عن المنکر یعنی اچھی بات کا حکم دینا اور برائی سے روکنا۔ یہ سمجھنا مشکل نہیں ہو گا کہ پڑوسی کو تعمیرات کے معاملات میں اس اصول کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: یارسول اللہ! میرے دو پڑوسی ہیں اور میں جاننا چاہتی ہوں کہ میں ان میں سے کس کو تحائف دوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اس کا پہلا حق ہے جس کا دروازہ تم سے زیادہ قریب ہو "۔

مکان اور گلی کوچوں و سڑکوں کی تعمیر میں ہمسائیوں کے لیے تحفہ یہ ہو سکتا ہے کہ پہلے ان کی پارکنگ، گرین پٹی، ہوا، سورج کی روشنی کی فراہمی کو یقینی بنا کر پھر اپنی تعمیر کرے۔ اسی طرح روزمرہ زندگی میں دیگر تحفائف وصول کرنے والے پڑوسن کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے مسلمان خواتین! پڑوسی اپنی پڑوسی کے حال کو حقیر نہ سمجھے، خواہ (وہ تحفہ) بکری کے کھر کے برابر ہی کیوں نہ ہو (یعنی معمولی ترین چیز)۔ تعمیراتی معاملے میں اصول اس طرح ہو گا کہ اگر ہمسائے یا محلہ کے رہائشی نے آپ کا خیال رکھا ہے چاہے اور آپ کیلئے کوئی تحفہ بھجوایا ہے، تعمیر کے معاملے میں آپ کیلئے کوئی بظاہر معمولی سا آپ کو فائدہ کیا ہے یا اس کا خیال رکھا ہے تو ہو اس کو معمولی نہ سمجھا جائے بلکہ اس کا ہمیشہ شکریہ ادا کیا جائے۔

دو پڑوسیوں کے درمیان اختلافات کو فوراً ختم کرنے کی تعلیمات اسلام کی بنیادی تعلیمات میں سے ہیں۔ تنازعات کو فی الفور حل کرنے کا حکم ہے۔ تنازعات میں تاخیر دشمنی اور بدنیتی کو بڑھاتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ کسی بھی تنازع پر پڑوسی زیادہ سے زیادہ تین تک ایک دوسرے سے دور رہ سکتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو مسلمان اپنے بھائی سے معافی قبول کرنے سے انکار کرتا ہے وہ (ناجائز) ٹیکس وصول کرنے والے کے گناہ کے برابر ہے ۔" اس ضمن میں واضح ہوتا ہے کہ تعمیر مکان و گلی محلہ میں اگر کوئی

تنازع ہو تو وہ تین دن کے اندر اندر حل کرنا لازمی ہے۔

تمام مسلمان ایک دوسرے کے بھائی بہن ہیں اور ہر مسلمان کو اپنے بھائی اور بہن کے لیے وہی عزت و احترام ہونا چاہیے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ اس سے یہ اصول واضح ہوتا ہے کہ مکان کی تعمیر میں اگر کہیں تنازع ہوتا تو ایک مسلمان کو یہ سوچنے کا حکم ہے کہ اگر اس صورت حال میں وہ خود ہوتا تو اس وقت وہ اپنے لیے کیا پسند کرتا اس لیے اگر اُس صورت حال میں وہ اپنے لیے وہ پسند کرتا جو اس وقت اس کا پڑوسی پسند کرکے اُس سے منوانا چاہ رہا ہے تو اُس کو بات مان لینی چاہیے اور کوئی تنازع پیدا نہیں کرنا چاہیے۔

جہاں تک اس روایت کا تعلق ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ ارد گرد کے چالیس گھروں کو پڑوسیوں کے گھر قرار دیے ہیں تو یہ بات دلالت ہوتی ہے کہ گھر کی تعمیر کے وقت ارد گرد کے چالیس مکانات یعنی کم از کم محلہ کی حد تک ضرور جانچنا کہ مکانات کی وسعت تقریباً ایک جیسی ہو، مکانات کی بلندی اور نقشہ جات تقریباً ایک جیسا ہو تا کہ تفریق کا عنصر پیدا نہ ہو۔

حدیث میں بیان ہے کہ ایک فرد کے ہمسائے چالیس گھر تک ہیں۔ اگر اس حدیث کو تعمیراتی فنون میں نص کریں تو ایک معانی تو یہ ہو سکتا ہے کہ ایک محلہ یا یونین کونسل کا ایک حصہ چالیس گھروں پر مشتمل ہو سکتا ہے۔ اسی طرح اگر چالیس گھروں کی ہمسائیگی کو اس گھر کے چاروں طرف لاگو کیا جائے تو ایک سو ساٹھ گھروں کا محلہ یا یونین کونسل ترتیب دی جاسکتی ہے ۔ محمد ناصر الدین البانی نے ان احادیث پر اپنے اختتامی تبصرے میں اس طرح اختلاف اور وضاحت بھی کی ہے کہ جن میں چالیس مکانات کو پڑوسیوں کی حد کے طور پر تصور کیا گیا ہے، "ہر وہ چیز جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محلے کو چالیس گھروں تک محدود کرنے کے حوالے سے منسوب ہے، ضعیف اور غلط ہے۔ اس طرح یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ایسی حد بعض رسم ورواج کی بنیاد پر ہے ۔" لیکن ایسی احادیث موجود ہیں اور ان پر بظاہر ضعف اور غریب کا اصول لاگو بھی نہیں ہو پا رہا تو اکثر فقہاء اس کو درست تسلیم بھی کرتے ہیں۔

اسی طرح آبادی کے تناسب کے حوالے سے اگر ہم ایک گھر میں اوسط پانچ افراد کو جانیں تو ایک محلہ میں چالیس گھروں کی نسبت سے محلہ کی آبادی تقریباً دو سو افراد ہونگے اور اگر ایک یونین کونسل میں چار یا پانچ محلہ جات کو شامل کیا جائے تو ایک یونین کونسل کی آبادی تقریباً ایک ہزار افراد شامل ہو جاتی ہے۔ اگر اسی تعداد کو ملحوظ خاطر رکھا جائے تو ایک یونین کونسل میں ایک ہزار افراد کو بہت آسانی سے منظم و منتظم کیا جاسکتا ہے۔ اس طرح بے شمار انتظامی و نظم و نسق کے معاملات خوش اسلوبی سے طے پا جاتے ہیں۔

اسی طرح اگر ہم چار یا پانچ محلہ جات کی ایک یونین کونسل ترتیب دیں اور ایک بنیادی اکائی یعنی محلہ کا ایک خاص نقشہ یا ممکنہ نقشہ بنا کر ہر ضلع میں تقسیم کر دیں اور ڈپٹی کمشنر اس بات کو باور کرائیں کہ جہاں جہاں آبادیاں ممکن ہیں ان کو وقت سے پہلے ہی ایک خاص حدود اربع دیتے ہوئے زیادہ ممکن نقشہ مہیا کر دیا جائے جس کے مطابق نئے گھر بنانے والے افراد اپنے گھر تعمیر اسی جگہ پر کریں اور اس سے اضافی گھر تعمیر نہ کریں تو ایک خوبصورت پاکستان کی طرف قدم اٹھایا جاسکتا ہے اور بے شمار موجودہ آبادیوں کے مسائل کو حل کیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح حدیث میں ملتا ہے کہ ایک شہر کی آبادی کو بیس ہزار نفوس سے زیادہ نہ کرو۔ یہ ایک بہت ہی اچھا عدد ہے جس کو اگر ہم یونین کونسل میں تقسیم کرکے اور یونین کونسل کو چار محلہ جات میں تقسیم کرکے ممکنہ نقشہ کے تحت تعمیر کریں تو ایک خوبصورت اور بہترین آسانی سے انتظام ہو جانے والے شہر بنائے جاسکتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منسوب ایک روایت کے مطابق وہ تمام لوگ جو فجر کی نماز مسجد میں ادا کرتے ہیں پڑوسی سمجھے جاتے ہیں ایک اور روایت کی شرح سے چند اور فقہاء کے نزدیک ایک شہر کے تمام شہری آپس میں پڑوسی ہیں۔ پڑوسی کا اسلامی تصور غیر مسلم

افراد کے بھی اسی طرح ہے جس طرح مسلم پڑوسیوں پر بھی لاگو ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پڑوسی تین قسم کے ہوتے ہیں۔ پہلی قسم کو ایک حق، دوسری قسم کے ہمسائیوں کو دو اور تیسری قسم کو تین حقوق حاصل ہیں۔ جس کو ایک حق ملا وہ غیر مسلم پڑوسی ہے۔ اس کا حق پڑوسی ہونے کا حق ہے۔ دوسرا دو حقوق والا مسلمان پڑوسی ہے۔ اس کے حقوق پڑوسی ہونے کے ساتھ ساتھ مسلمان ہونے کے بھی حق ہیں۔ اور تیسری قسم کے پڑوسیوں کے تین حقوق ہیں اس کے تین حقوق اس طرح ہیں کہ وہ پڑوسی، مسلمان اور خاندان کا فرد بھی ہے ۔ یہ اور اس جیسی دیگر احادیث مدینہ کی تعمیر اور شہری زندگی پر اہم اثرات مرتب کرتی ہیں کیونکہ اس کے تمام عرب شہری فوری طور پر دائرہ اسلام میں داخل نہیں ہوئے تھے، اور ہجرت کے پانچویں سال تک مدینہ کی یہودی برادری بھی وہیں آباد تھی۔ اس طرح ان اصولوں سے یہ نتائج ملتے ہیں کہ اسلام کے تعمیراتی رہنمائی میں جو حقوق ایک مسلمان پڑوسی کو حاصل ہیں وہی ایک غیر مسلم کو حاصل ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مرتبہ ایک ایسے شخص کے بارے میں بتایا گیا جو سارا دن روزہ رکھتا ہے اور رات بھر عبادت کرتا ہے لیکن اپنے پڑوسی کو تکلیف دیتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: "وہ جہنم میں ہے ۔" یعنی اگر ایک پڑوسی کتنا بھی عبادت گزار ہے مگر وہ اپنے ہمسائے کے گھر کی طرف بدبو، دھواں، شور شرابہ پھیلا رہا ہے یا اس کی عمارت کی اونچائی کی وجہ سے ہمسائے کی بے پردگی ہو رہی ہے تو اس کی عبادت کا اس کو کوئی فائدہ نہ ہے بلکہ وہ جہنم میں ہے۔ اس حدیث سے اصول ملتا ہے کہ تعمیر گھر یا محلہ کرتے ہوئے ایسے گھر بنائیں کہ غسل خانے اور واش رومز کے اخراج ہمسائے کی طرف نہ ہوں۔ آپ کے گھر کے باورچی خانہ کا دھواں کا اخراج ہمسائے کی طرف نہ ہو اور اسی طرح گھروں کے سامنے آپ کی گاڑی کھڑی نہ ہو یا ہمسائے کا راستہ بند نہ ہے۔

ایک اور حدیث کے مطابق گھر ان جگہوں میں سے ایک ہے جہاں خوش نصیبی اور بدنصیبی دونوں موجود ہیں۔ خوش قسمتی اس وقت ہوتی ہے جب وہ کشادہ ہو اور اس کا پڑوسی اچھا ہو، اور بدنصیبی اس وقت ہوتی ہے جب وہ تنگ ہو اور اس کا پڑوسی برا ہو ۔ اس حدیث سے اصول ملتا ہے کہ مکان و محلہ کی تعمیر میں وہ برتاؤ ہو جس میں ہمسائے خوش نصیبی کا باعث ہو۔

ابو حامد الغزالی کی ایک روایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑوسیوں کے حقوق اور فرائض کا خلاصہ فرمایا: کیا تم اپنے پڑوسی کے بارے میں اپنے فرائض کو جانتے ہو؟ اگر وہ تم سے مدد مانگے تو اس کی مدد کرو، اگر وہ چاہے تو اسے قرض دو، اگر وہ چاہتا ہے تو اس کی حاجت کو دور کرو، اگر وہ مر جائے تو اس کی پیروی کرو، اگر اسے خوشخبری ملے تو اس کی خوشی میں شریک ہو جاؤ، اس سے ہمدردی کا اظہار کرو اور اگر وہ غمگین ہو۔ وہ خطرے میں ہے، اس کی اجازت کے بغیر اپنی عمارت کو اتنا اونچا مت کرو کہ اس کی ہوا میں رکاوٹ پیدا ہو، اسے تکلیف نہ دو۔ اگر آپ کچھ پھل خریدتے ہیں تو اسے کچھ دیں۔ اگر تم ایسا نہیں کرتے تو انہیں چپکے سے اپنے گھر لے جاؤ۔ اپنے بچوں کو ان کے ساتھ باہر نہ آنے دیں کیونکہ یہ اس کے بچوں کی ناراضگی کا سبب بن سکتا ہے۔ اسے اپنے باورچی خانے کے دھوئیں سے پریشان نہ کریں۔ اپنے باورچی خانے میں پکا ہوا کھانا پڑوسی کے گھر بھیجنے میں کوئی حرج نہیں ہے ۔" اس حدیث میں وضاحت سے اصولِ تعمیر ملتے ہیں کہ اپنے گھر کو اپنے ہمسائے کے گھر سے اس کی اجازت کے بغیر اونچا نہ کریں اور ہمسائے کے ضمن میں اگر چالیس گھروں تک ہمسائے کو مدنظر رکھا جائے تو ہمیں معلوم ہو گا کہ اکثریت گھروں کی اونچائی زیادہ سے زیادہ دو منزلہ بنے گی یا سب محلہ کے گھروں کی منزلیں کم از کم ایک جیسی ہونگی۔ اب یہ اصول کہ گھر کی اونچائی بڑھانے سے پہلے جب ایک ہمسایہ دوسرے سے اجازت طلب کرے گا تو باہمی محبت، اخوت، یگانگت اور اتحاد کی فضاء پیدا ہو گی جو کہ اسلام کے بنیادی مقاصد میں سے ہیں۔ اسی طرح جہاں ایک طرف ایک ہمسایہ اجازت طلب کرتا ہے تو دوسری طرف دوسرے فرد کیلئے پہلا فرد بھی ہمسایہ ہی ہے اور اس کے بھی وہی حقوق ہیں تو ایک ہمسائے کے سیرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہمیں ملتے ہیں ۔

یہاں ایک اہم نقطہ بھی زیر بحث آسکتا ہے کہ اگر ایک ہمسایہ کسی کو جان بوجھ کر تعمیر کی اجازت ہی نہیں دیتا تو کیا صورت حال ہو گی تو لازماً یہ معاملہ محلہ کے منتظمین یا حکومت وقت کے نمائندہ تک جائے گا جو موقع کو ملاحظہ کر کے اور زمینی حقائق کی روشنی میں کسی ایک فریق کو حق بجانب جان کر فیصلہ دے گا۔ اس طرح دونوں ہمسائیوں نے اس فیصلہ کو بخوشی تسلیم کرنا ہے اور اپنے ہمسائے سے تین دن سے زیادہ ناراض نہیں رہنا ہے۔

ابو حامد الغزالی نے پڑوسیوں کے حقوق کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا: "مختصر یہ کہ پڑوسی کے تم پر حقوق درج ذیل ہیں: پہلے اسے سلام کرو، اس سے زیادہ دیر تک (غیر ضروری) بات نہ کرو، اس کی حالت کے بارے میں دیر تک مت پوچھو (کریدو)۔ جب وہ بیمار ہو تو اسے پکارو (تیمارداری کرو)، اس کی تکلیف میں ہمدردی کا اظہار کرو، اس کے دکھ پر افسوس کرو، اس کی خوشی میں خوش رہو، اس کی خطائیں معاف کرو، اوپر سے اس کے گھر کے اندر کی طرف مت دیکھو۔ اپنی چھت سے، اس کی دیوار پر اپنی چھتیں لگا کر اسے پریشان نہ کریں، اس کے صحن میں پانی کو بہنے نہ دیں، اس کے گھر کے پانی کے بہاؤ کو اپنی حدود سے بند نہ کریں، راستہ نہ بنائیں کہ اس کا گھر تنگ ہو، اگر باہر ہو تو اس کی عیب پر پردہ ڈالو، جلد از جلد اس کی پریشانی دور کرنے کی کوشش کرو، اس کی غیر موجودگی میں اس کے گھر کی دیکھ بھال کرو، اس کی غیبت نہ سنو، اس کے بیٹوں اور بیٹیوں سے پیار سے بات کرو اور اسے سمجھو کہ وہ دنیاوی اور دینی معاملات سے بے خبر نہ ہو ۔" ۷

بنیادی اصول اور تعمیر:

ان اصولوں میں پہلا اصول یہ بنتا ہے کہ

۱۔ محلے میں گھر کا اضافہ کرنے سے پہلے، ذمہ دار افراد، جیسے منصوبہ ساز، معمار، انجینیئرز اور استعمال کرنے والوں کو ان تعمیراتی اعمال کے فوائد اور مضمرات کی اچھی طرح چھان بین اور اندازہ لگانا ضروری ہے۔ انہیں اس بات پر غور کرنا ہو گا کہ محلوں اور مکانات کے نقشہ جات اور تعمیر کے بعد استعمال سے انفرادی اور اجتماعی ماحول میں درج بالا بنیادی اصولوں کو پروان چڑھانے میں معاون و مددگار ہو گا یا نہیں؟ کیا یہ تعمیر ان اصولوں کیلئے مثبت ہو گی یا منفی، عجیب، اور جارحانہ ماحول بنانے کی وجہ بن جائے گی۔ ایسی صورت حال میں ذمہ داروں کو ان نقشہ و تعمیر کو بدلنا اور بنیادی اصولوں کے مطابق منضبط کرنا زیادہ ضروری ہو گا ۔[۸]

۲۔ جب بھی کوئی شخص کسی بھی تعمیراتی کام سے، اپنے آپ کو کسی محلے کی موجودہ ترتیب اور پس منظر پر اثر انداز ہونے کی پوزیشن میں پائے تو محلے میں نئے بنائے گئے مکانات کیلئے اجتہادی اور متحدانہ رویہ اپنانا بہتر ہو گا نہ کہ انفرادی، تحکمانہ اور تنہائی کا رویہ۔

۳۔ اخوت، محبت، دیکھ بھال، رواداری، انصاف، فراخدلی، شائستگی، دیانت اور امانت جیسی بنیادی اسلامی اقدار کو اپنانے کیلئے اصولوں اور مقاصد سے ہم آہنگ ہو کر فیصلہ کرنا ہے کہ کوئی بھی تعمیر یا نقشہ جات میں اضافہ کرنا زیادہ بہتر اور ترقی یافتہ رویہ ہے۔

حاصل بحث برائے تعمیر مکانات کے اصول:

1. تعمیر سے پہلے متعلقہ افراد و محکمہ جات اسلام کی بنیادی قدروں یعنی اخوت، محبت، دیکھ بھال، رواداری، انصاف، فراخدلی، شائستگی، باہمی اتحاد، سکون، دیانت اور امانت کو پروان چڑھانے کیلئے تعمیر یا نقشہ جات پر توجہ دیں۔

2. ہمسائیہ چاہے قریبی ہو یا اجنبی ہو دونوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم ملتا ہے اس لیے مکان کے نقشہ اور تعمیر کے وقت زمین پر نشان لگانے، کھدائی کرنے، سیمنٹ، بجری اور ریت کو موقع پر رکھنے، مزدوروں سے کام کرواتے ہوئے، چھتیں بناتے ہوئے، گھر کو اونچا کرنے، پانی کے حصول اور نکاسی کے راستے بناتے ہوئے ہمسائے کے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے۔
3. اگر کسی وجہ سے تعمیراتی امور میں ہمسائے سے اچھا سلوک نہ کیا گیا تو دونوں ہمشیہ کیلئے لڑائی جھگڑے، نااتفاقی، اور خوف وہراس کی حالت میں رہیں گے اور اخروی دنیا میں بھی جہنم کی سزا کی وعید سنائی گئی ہے۔
4. مکان کی تعمیر میں ان تعمیرات کا خیال رکھا جائے کہ ہمسائے کی خواتین کو دیکھنے اور میل جول اور چیزوں کی چوری کرنے کے امکانات کم ہوں تاکہ گناہ کبیرہ سے بچا جاسکے۔
5. تعمیر مکان کے وقت ہمسائے کی زمین، اینٹیں، سیمنٹ وغیرہ کو اپنے استعمال میں لینا منع ہے تاوقت کہ ان کی پیشگی اجازت طلب کر لی جائے۔
6. تعمیر مکانات میں اس قدر اونچی عمارت نہ بنائی جائے کہ دوسروں کی ہوا، روشنی اور دیگر ضروریات زندگی تک رسائی مشکل نہ ہو جائے۔ اس ضمن میں اگر مکانات کی اونچائی میں دو منزلہ عمارتیں مخصوص کر دیں جائیں تو زیادہ بہتر ماحول ترتیب دیا جاسکتا ہے۔
7. تعمیر کے دوران دوسروں کیلئے پانی کی فراہمی اور نکاسی میں خلل نہیں پڑنا چاہیے۔
8. راستے محدود نہ کیے جائیں اور بدبو پیدا نہ ہونے کی جائے۔
9. کوئی اپنے مکان کو اتنا وسیع نہ بنائے کہ ہمسائے کا گھر بہت چھوٹا اور تنگ محسوس ہو تاکہ تکبر اور محرومی کا رویہ نہ پیدا ہو اگر ایسا ہو تو تعلیمات نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ ایسا کرنے والے افراد کی تمام جدوجہد بے کار ہو جاتی ہیں کیونکہ تکبر یا اعلی و ارفع ظاہر کرنے سے معاشرے میں بے شمار خرابیاں پیدا ہوتی ہیں جو کہ باہمی اتحاد، خوشحالی اور سکون کو تباہ کر دیتا ہے۔
10. تعمیر مکان کرتے وقت اگر ضرورت ہو تو ہمسائے کو اپنی دیوار پر چھت بنانے کی اجازت دے دی جائے اس سے ایک بہت بڑا معاشرتی مثبت عنصر پیدا ہوتا ہے یعنی محبت، اخوت، ایثار، یگانگت اور باہمی رواداری جو کہ اسلامی معاشرے کی بنیادی قدریں ہیں۔ اس طرح دونوں گھر اور ان کے رہائشی نسلیں بھی اپس میں ایک گھر کی جڑی رہیں گی۔ جب ضرورت ہو تو باہمی رضامندی سے چھتوں کی علیحدہ کیا جاسکتا ہے یا ایک گھر اپنے اندر کی طرف دوسری دیوار تعمیر کر کے اپنی چھت کو علیحدہ کر سکتا ہے۔
11. تعمیر مکان و محلہ میں اگر کسی وجہ سے کوئی تنازع درپیش ہو اور ہمسائیوں یعنی محلہ داروں کے ساتھ کوئی جھگڑا ہو جائے تو یہ تین دن کے اندر اندر حل ہونا لازمی ہے۔
12. تعمیر مکانات میں ہمسائے کی تعداد چالیس گھروں تک واضح کی گئی ہے یعنی چالیس مکانات کو ایک محلہ کہا جاسکتا ہے۔ اسی طرح ایک دیگر تشریح ہمسائیوں کی تعداد ایک سو ساٹھ سے دو سو مکانات تک سمجھی جاتی ہے یعنی اس قدر مکانات کی تعداد کو ہم ایک یونین کونسل کہہ سکتے ہیں۔ اس تقسیم سے محلہ اور یونین کونسل کے انتظامات اور معاملات آسان ہو جاتے ہیں۔

13. تعمیر شہر میں تعداد بیس ہزار افراد تک کی رہنمائی ملتی ہے جس کا مطلب یہ بنتا ہے کہ اگر ایک یونین کونسل میں تقریباً ایک ہزار افراد رہائش کرتے ہیں تو ایک شہر میں بیس یونین کونسل کو شامل کیا جانا بہتر ہو جاتا ہے۔ اس سے زیادہ یونین کونسل یا رہائش بنانے کیلئے ایک علیحدہ شہر کی جگہ مخصوص کرنا ضروری ہے۔
14. تعمیر مکانات میں درج بالا اصول تمام افراد کیلئے ہیں چاہے وہ کسی بھی مذہب، علاقہ، زبان، نسل یا تہذیب و تمدن سے تعلق رکھتے ہوں۔
15. تعمیر مکان میں اس بات کا خیال رکھا جائے کہ باورچی خانے کا دھواں دوسروں کے گھر کی طرف نہ جائے اور انہیں تنگی کا سامنا کرنا پڑے۔

نتیجہ:

اسلام کی بنیادی قدروں یعنی اخوت، محبت، دیکھ بھال، رواداری، انصاف، فراخدلی، شائستگی، باہمی اتحاد، سکون، دیانت اور امانت کو پروان چڑھانے کیلئے تعمیر یا محلوں و شہروں نقشہ جات بنانے پر توجہ دینا ضروری ہے۔ تعمیر مکانات و محلہ جات میں ہمسائیوں سے حسن سلوک کرنے کے اقدامات یعنی مکانات تقریباً ایک جیسے رقبہ پر ہوں، تقریباً دو منزلہ سے زیادہ نہ ہو، ہمسائے کو بوقت ضرورت اپنی دیوار پر چھت رکھنے کی اجازت دینا، محلہ کے رہائشیوں کیلئے کوئی تکلیف پہنچانے والے اعمال یعنی پانی اور روشنی کی نکاسی و فراہمی میں تنگی پیدا کرنا، دھواں و بدبو کو پھیلانے کی وجہ بننا، زمین کا غصب کرنا، راستوں کو تنگ کرنا، خواتین تک رسائی کو آسان بنانا، دوسروں کو حقیر جاننا، عموم سے ہٹ کر قیمتی مکان بنانا کہ جس سے محلہ داروں کو مرعوب کیا جائے جیسے تعمیراتی اقدامات نہ کیے جائیں۔ محلہ چالیس گھروں کا، یونین کونسل چار محلوں کا اور شہر بیس یونین کونسل کا ہونا بہتر ہے۔ ایسے اصول وضوابط اسلامی تہذیب و تمدن کو پروان چڑھانے میں مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

References:

[1] Khel, Muhammad Nazeer Kaka. "Foundation of the Islamic State to Medina and Its Constitution." *Islamic Studies* 21, no. 3 (1982): 61–88. http://www.jstor.org/stable/20847209.

[2] *Spahic Omer, Housing Lessons from The Life of Prophet Muhammad (PBUH): The Importance of Neighbors, (Malaysia: October 5, 2011, Kulliyyah of Architecture and Environmental Design)*

[3] *I.U. Hussaini,* Sustainable Development and the Ethical Issue of Human Morality; An Overview (*Nigeria*: December 12, 2014, *Abubakar Tafawa Balewa University, Bauchi)*

[4] Laila Azzam and Aisha Gouverneur, The Life of the Prophet Muhammad Peace and Blessing of Allah Upon Him, (Islamabad, 2022, Gouverneur Publishers Pvt Ltd)

[5] Al-Quran, al-Nisa: 36

[6] Abu Esa Muhammad bin Tirmidhi, Sunan al-Tirmidhi, Book 35, (Beirūt: Dār al-Fikr, 279H), Hadith No. 460.

[7] Muhammad bin Ismail Bukhari, Sahih al-Bukhari, Kitab al-Ikhlaq, Hadith No. 4787

[8] Abu Esa Muhammad bin Tirmidhi, Sunan al-Tirmidhi, Kitab al-Birr wa al-Silah, (Beirūt: Dār al-Fikr, 279H), Hadith No. 1867

[9] Ibid., vol. 3, Book 35, Hadith No. 459.

[10] Ahmad b. Hanbal, Musnad Ahmad b. Hanbal, Kitab Baqi Musnad al-Ansar, (Beirūt: Dār al-ahya-al-darath al-arbiah, 279H), Hadith No. 22734

[11] Muhammad bin Ismail Bukhari, Sahih al-Bukhari, Kitab al-Adab, (Beirūt: Dār al-ahya-al-darath al-arbiah, 256H), Hadith No. 5555.

[12] Muhammad bin Yazid Majah, Sunan Ibn Majah, Kitab al-Ahkam, (Beirut: Dar-al-Fikar, 273H) Hadith No. 2331.

[13] Muslim bin Hajjaj Nishapuri, Sahih Muslim, Kitab al-Iman, (Beirūt: Dār al-ahya-al-darath al-arbiah, 261H), Hadith No. 65.

[14] Sulman bin Al-Ashat Abu Dawud, Sunan Abi Dawud, Kitab al-Jihad, (Beirūt: Dār al-Fikar, 275H), Hadith No. 2260.

[15] Muslim bin Hajjaj Nishapuri, Sahih Muslim, Kitab al-Iman, (Beirūt: Dār al-ahya-al-darath al-arbiah, 261H), Hadith No. 66.

[16] Muhammad bin Ismail Bukhari, Sahih al-Bukhari, Kitab al-Mazalim wa al-Ghasb, (Beirūt: Dār al-ahya-al-darath al-arbiah, 256H), Hadith No. 2283.

[17] Ahmad bin Hanbal, Musnad Ahmad b, Hanbal, Kitab Musnad al-Shamiyyin, (Beirūt: Dār al-

Fikar), Hadith No. 16732.

[18] Muhammad bin Ismail Bukhari, Sahih al-Bukhari, Kitab Tafsir al-Qur'an, (Beirūt: Dār al-ahya-al-darath al-arbiah, 256H), Hadith No. 284.

[19] Muhammad Nasiruddin al-Albani, Silsilah al-Ahadith al-Da'ifah wa al-Mawdu'ah, (Beirut: al-Maktab al-Islami, 1985), vol. 1 p. 296.

[20] Nasb al-Rayah fi Takhrij Ahadith al-Hidayah, Kitab al-Wasaya, retrieved from http://feqh.al-islam.com on September 02, 2022.

[21] Ibid 17,

[22] Muhammad bin Ismail Bukhari, Sahih al-Bukhari, Kitab al-Adab, (Beirūt: Dār al-ahya-al-darath al-arbiah, 256H), Hadith No. 46.

[23] Abu Hamid al-Ghazali, Ihya' 'Ulum al-Din, translated into English by Fazlul Karim, (New Delhi: Kitab Bhavan, 1982), vol. 2 p. 164.

[24] Ibid., vol. 2 p. 164.

[25] Ibid., vol. 2 p. 165.

[26] S.M. Madni Abbasi, Islamic Manners, (Karachi: International Islamic Publishers, 1987), p. 154-155.

[27] Mukhtasar Tafsir Ibn Kathir, Ikhtasarahu al-Sabuni Muhammad 'Ali, (Beirut: Dar al-Qur'an al-Karim, 1981), vol. 1 p. 388.

[28] Yusof, Z. B. Islamic guiding principle (shari'ah law) for architectural interpretation of housing. In M. Rashid (Ed.), Islam and Built environment (Kuala Lumpur: First edit., 2011, pp. 19–33) IIUM Press.